مرثیہ:۸

درحال حضرت حُر علیہ السلام

مطلع

پھر مجھے بادۂ جوَدَت سے چھکادے ساقی

تعدادِ بند: ۱۱۵

www.emarsiya.com

۱

پھر مجھے بادۂ جودت سے چھکا دے ساقی　شمعِ میخانۂ جرات کو ضیا دے ساقی
جامِ لبریز مرے لب سے ملا دے ساقی　تا بگے میں یہ کہے جاؤں کہ لا دے ساقی
وقت ہے ایک ہی ساغر کا بس اب دیر نہ کر
۲ واسطہ ساقیٔ کوثر کا بس اب دیر نہ کر

اہلِ جوہر نے سنی سیف زبانی میری　عینِ اعجاز ہے یہ سحر بیانی میری
اوج دکھلاتی ہے کیا کیا ہمہ دانی میری　فلکِ پیر کی پیری ہے جوانی ہے میری
زینتیں بزم کو دیتا ہوں میں جنت کی طرح
۳ چمنِ نظم میں بڑھتا ہوں میں نکہت کی طرح

چڑھ کے گھوڑوں پہ چلے چار جواں بہرِ وغا　چار گل باغ سے بُو ہو کے اُڑے مثلِ صبا
چار پریاں تھیں کہ پرواز میں تھیں مثلِ ہُما　بجلیاں چار تھیں یا دشت میں وہ جلوہ نُما
آئے چاروں یہ جواں رن میں بڑی شوکت سے
۴ فوج کی چار حدیں ٹوٹ گئیں دہشت سے

دی صدا حُر نے کہ اے سعد کے منحوس پسر　چھپ کے بیٹھا ہے کہاں سامنے آ دیکھ اِدھر
عشقِ سرور نے کیا خار سے مجھ کو گُلِ تر　غور سے دیکھ مرے چہرے کو او بانیٔ شر
شکل کچھ اور تھی یہ حُسنِ خداداد نہ تھا
۵ حُر تھا پہلے بھی مگر نار سے آزاد نہ تھا

لِلّٰہِ الحمد کہ دیکھ آیا میں دربارِ حسینؑ　فیض و اکرام کا مبدا ہے تُو سرکارِ حسینؑ
کس ترقی پہ ہے پھولا ہوا گلزارِ حسینؑ　ہیں شگفتہ گُلِ فردوس کہ انصارِ حسینؑ
آج شہرت ہے خُدائی میں ہر اِک سُوان کی
سارے جنگل کو چمن کرتی ہے خوشبو ان کی

www.emarsiya.com

٦

بارک اللہ کی اب، کانوں میں آتی ہے صدا مرحبا کہتے ہیں جنت میں، رسولِ دوسرا
بابِ فردوسِ بریں، سامنے آنکھوں کے ہے وا جامِ کوثر مجھے، دیتے ہیں علیؑ شیرِ خدا
شہ کے صدقے سے یہ رتبہ ہوا برتر میرا
٧ تذکرہ ہوتا ہے اب خلد میں گھر گھر میرا

دیکھ حوریں، وہ اشاروں سے بلاتی ہیں مجھے جلوۂ حُسنِ دل افروز، دکھاتی ہیں مجھے
متردد پئے انجام، جو پاتی ہیں مجھے جُرم بخشے گئے، مژدہ یہ سناتی ہیں مجھے
کہتی ہیں ہم تو ہیں مامور یہاں خدمت پر
٨ منتظر دیر سے رضواں ہے درِ جنت پر

تُو جو کہتا تھا، اُدھر جانے میں کیا مِلتا ہے اب تو جانا، جو غلامی کا صلا ملتا ہے
کہیں بے خضرؑ بھی، منزل کا پتہ ملتا ہے ہاں اسی بندے کے ملنے سے، خدا ملتا ہے
مثل تیرے کوئی کافر نہیں، انسانوں میں
٩ گر مسلماں ہے، تو مل آ کے مسلمانوں میں

دیکھ لڑتے ہیں غلامِ شہِ والا کیونکر لوٹتا پھرتا ہے یاں لاشے پہ لاشا کیونکر
ہر طرف ہوتا ہے انبار سروں کا کیونکر تا عدم بڑھتا ہے اب خون کا دریا کیونکر
موجۂ بحرِ فنا جس کا تھپیڑا ہوگا
١٠ اُس میں طوفانی تری فوج کا بیڑا ہوگا

مجھ کو معلوم نہیں، تیرا ارادا کیا ہے تو جو ہے شہ سے مخالف، ترا کیا منشا ہے
آبرو جانے کا، کچھ خوف نہیں اصلا ہے غرق دریائے جہالت میں، عبث ہوتا ہے
اب بھی بہتر ہے کہ چل، بحرِ کرم کے آگے
سر جُھکا عجز سے، سُلطانِ اُمم کے آگے

www.emarsiya.com

۱۱

ورنہ معلوم ہے تجھ کو مری شمشیر کا حال کشتِ ہستی کو یہ کر دیتی ہے دم میں پامال
اس کے کھنچتے ہی تو آجائے گا' رن میں بھونچال باقی پھر سر ہی رہیں گے' نہ کسی سر میں خیال
اب یہ ہے دل میں کہ لشکر تہہ و بالا کردوں
۱۲ حُر نہ کہنا مجھے گر حشر نہ برپا کردوں

پسرِ سعد نے' حُر کی جو سُنی یہ تقریر عَرَقِ شرم و ندامت میں نہایا' وہ شریر
جاکے گوشے میں دیا حکم لگاؤ' اِسے تیر یہ خطا وار ہے حاکم کا' بڑھے فوجِ کثیر
شہ سے ملنے کا مزا' جلد چکھا دو اِس کو
۱۳ منحرف ہوگیا حاکم سے' سزا دو اِس کو

ساقیا کھول درِ میکدۂ فتح و ظفر جلد مینا کو جُھکا بہرِ خُدا' دیر نہ کر
آتشِ شوق نے' پھونکا مرا پہلو میں جگر بھر کے دے بادۂ گل رنگ کے' دو اِک ساغر
فرحتیں رند کو ہوں' تیری مداراتوں سے
۱۴ آبِ انگور کا پیاسا ہوں' کئی راتوں سے

بے خطا تیر جو برسائے' خطا کاروں نے یاں بھی کیں بہرِ وغا تیغیں علَم' چاروں نے
رخ چھپائے سپریں لے کے' ستمگاروں نے دن میں دیکھی شبِ اندوہ' سیہ کاروں نے
شیر جب بگڑے' تو کچھ بھی نہ بن آیا اُن کو
۱۵ عملِ بد کی سیاہی نے' دبایا اُن کو

جلوہ گر چار جو تلواریں' بصد شان ہوئیں دم نکلنے کی جو تھیں مشکلیں' آسان ہوئیں
زلف کی طرح صفیں ساری' پریشان ہوئیں مثلِ آئینہ' چمک دیکھ کے حیران ہوئیں
ضو سے تلواروں کی' اندھیر نظر آتا تھا
مہر گو چوتھے فلک پر تھا' پہ تھرّاتا تھا

www.emarsiya.com

۱۶

تیغیں بے کار ہوئیں، خنجروں کا دم ہوا بند سخت الجھن میں ہوں، کہتی تھی یہ ہر ایک کمند
ہوگیا خوف کے باعث سے، جو ڈھیلا ہر بند نیزے کرتے تھے دُعا یاس میں، سر کر کے بلند

کیا یہاں ذکر زباں، سانس تلک رُک گئی ہے
۱۷ تیر سہمے ہیں، تو دہشت سے کماں جھک گئی ہے

نیزہ بازوں پہ گیا وہ، یہ کمانداروں پر پیدلوں پر کبھی جھپٹے، کبھی اسواروں پر
تھا گماں برقِ درخشندہ کا، تلواروں پر رُعب چھایا ہوا تھا، فوج کے غدّاروں پر

چار ہی حملوں میں، جراروں کے جی چھوٹ گئے
۱۸ بڑھ کے اُلٹیں وہ صفیں، جب یہ پرے ٹوٹ گئے

لے کے تلواریں دھنسے، فوج میں چاروں صفدر ہو گیا حشر بپا، خوف سے بھاگے خود سر
اِس نے مجروح کئے دل، کئے شق اُس نے جگر اِس نے سر کاٹے، جُدا اُس نے کئے بندِ کمر

شکل پہچانی نہیں جاتی ہے، خونخواروں کی
۱۹ ہوگئیں صاف صفیں، دم میں نموداروں کی

حُر کے فرزند نے کی، پہلے تو تا دیر وغا یونہی بعد اُس کے، غلام اور برادر بھی لڑا
ہوگئی لال زمیں خون سے، یہ کھیت پڑا لشکرِ شام نے، جراروں کو پھر گھیر لیا

زخم کاری جو لگے جسم پہ، تھرّانے لگے
۲۰ جم کے بیٹھا نہ گیا گھوڑوں پہ، غش آنے لگے

خاک پر گر کے، تڑپنے لگے آخر وہ جواں اور کِیا روح نے اُن کی، سفرِ باغِ جناں
حُر ہوا لاشیں اُٹھانے کو، جو اُس سمت رواں شہ نے فرمایا یہ عباسؑ سے، اے بھائی جاں

تم بھی جاؤ، علی اکبرؑ بھی مدد کو جائیں
ساتھ میں قاسمؑ مضطر بھی، مدد کو جائیں

www.emarsiya.com

۲۱

ہے یہ مہمان، مدد اس کی کرو جلد بڑھو   تم کو لازم ہے، وہاں تک نہ اسے جانے دو
لاشیں مقتولوں کی، تم آپ اُٹھا کر لاؤ   کوئی آزار نہ پہنچے، مرے حُر کو دیکھو
موت انساں کی ہے، بیٹے کی جدائی بخدا
داغ بھائی کا بُرا ہوتا ہے بھائی، بخدا

۲۲

کیا شرف شاہ کے صدقے میں انہیں ہاتھ آئے   لاشے خود اکبرؑو عباسؑ اُٹھا کر لائے
رو کے دلبندِ نبیؐ نے، یہ سخن فرمائے   داغ فرزند و برادر کا، نہ حق دکھلائے
جا کے اب، گنجِ شہیداں میں لِٹادے اے حُر
ان کے ماتم میں تجھے صبر، خدا دے اے حُر

۲۳

حُر نے کی عرض، کہ مجھ کو نہیں کچھ غم اِن کا   شکر کرتا ہوں، کہ خورسند ہوا اِن سے خدا
کہہ کے یہ، پھر سوئے جنگاہ دلاور آیا   پھر کھنچی تیغ، ہوا پھر وہی محشر برپا
کسی ذی روح میں تھی جان، نہ دم خنجر میں
پھر تباہی اُسی صورت سے پڑی، لشکر میں

۲۴

واہ اے طبعِ ہنر مند، ترا کیا کہنا   مرثیہ ہے، کہ مرقعِ چمنِ قدرت کا
کیوں نہ انصاف سے دیں دادِ سخن، اہلِ عزا   بند سے بند، تو ہر بیت سے ہے بیت جُدا
طرز مدّاحیٔ حُر کا، نہ بگڑنے پائے
کوئی مضموں، کسی مضموں سے نہ لڑنے پائے

۲۵

صفتِ بید، جواں فوج کے تھرّاتے تھے   جو تھے رُو دار بڑے، پُشت وہ دکھلاتے تھے
جو کماں دار تھے، وہ خوف سے چلّاتے تھے   طائرِ تیر بھی دہشت سے، اُڑے جاتے تھے
قہر آیا تھا، مُصیبت میں لعیں پڑ گئے تھے
جو علمدار تھے، غیرت سے وہ سب گڑ گئے تھے

www.emarsiya.com

۲۶

ضرب کے ساتھ جو کہتا تھا جری، یا حیدرؑ ساتھ گردوں کے لرز جاتے تھے، جبریل کے پر
واہ کیا ہاتھ تھا، کیا ضربِ حُسامِ حیدرؑ دو کیا گرز کسی جا، تو کہیں تیغ و تبر
کوئی حربہ تھا، نہ قابو میں ستمگاروں کے
۲۷ جب لگی بھوک، تو پھل کھا گئے تلواروں کے

آب وہ آب، خجل ہوگیا دریا جس سے گھاٹ وہ گھاٹ، نہ زندہ کوئی اُترا جس سے
ضرب وہ ضرب، کہ رائج ہوا سکہ جس سے تاب وہ تاب کھلا فتح کا رستا جس سے
اوج وہ اوج، کہ گردوں نہ جسے پاتا تھا
۲۸ ابر وہ ابر، کہ مینہ خون کا برساتا تھا

تیغ چلنے لگی، ہونے لگی اشرار سے جنگ ضیق میں پیاسے تو اطہار ہیں سب زیست سے تنگ
خوں میں اعدا ہیں شرابور، مسرّت کا ہے ڈھنگ کیا سبب ہے کہ ہوئی جاتی ہے مجلس بے رنگ
مے کی امید میں، اگلی سی ترنگ آجائے
۲۹ میرا ساقی اگر آجائے، تو رنگ آجائے

لو دُعا ہو گئی مقبول، وہ ساقی آیا قلب تازہ ہوئے، بڑھنے لگی مجلس کی فزا
منہ کھلے شیشوں کے، آنے لگی قلقل کی صدا جام پر جام بھرے جانے لگے، شکرِ خدا
دیر سے ہم بھی، اِسی تاک میں آئے ہوئے ہیں
۳۰ دم نہیں دم میں، مگر آس لگائے ہوئے ہیں

مے پلانے کا جو ہے قصد، تو پھر دیر نہ کر اب تو پی کر ہی ہم اُٹھیں گے، یہ ہے مدِّ نظر
اتنی بھی ساقیِ گلفام، نہیں تجھ کو خبر اِسی بھٹّی پہ ہوئی، عمر تمام، اپنی بسر
گر نہ دے گا، تو یہ رنگت تجھے دکھلائیں گے
صورتِ اشک، ابھی آنکھوں سے پی جائیں گے

www.emarsiya.com

۳۱
جب جوانی تھی تو پینے کی بھی تھی مشتاق دَور پیری کا ہے اب طبع میں ہے ناچاقی
صدقہ آنکھوں کا تری اتنی پلادے ساقی نہ رہے آج کسی ظرف میں قطرہ باقی
پھر جوانی کی سی چہرہ پہ بحالی کردے
بھر دے دل رند کا اور میکدہ خالی کردے

۳۲
یہ وہی مے ہے کہ شارع نے ہے خود اس کو پیا بے پیے اس کے کبھی ہوش نہیں ہوتے بجا
قلب ہر مومنِ خالص کا ہے اس کا شیشا اس کے ہی کیف میں تو آتا ہے جینے کا مزا
فرحتِ قلبِ خداداد کا نُسخا ہے یہی
سچ یہ ہے مُردہ دلوں کا تو مسیحا ہے یہی

۳۳
میرے ساقی کا ہے کس درجہ ادب مدِّ نظر کاگ اُڑتے ہیں نکلتی ہے نہ خوشبو باہر
ہر صراحی نے بہ تعظیم جھکایا ہے سر ہیں ملبب پہ چھلکتا نہیں کوئی ساغر
چاہئے رندوں کو بھی چپ رہیں اب غُل نہ کریں
اور شیشوں سے بھی یہ کہہ دو کہ قلقل نہ کریں

۳۴
جائے آداب ہے کف بھی مئے سرجوش نہ لائے ہاؤ ہو کا ہو نہ غُل اور نہ کوئی شور مچائے
ملے قسمت سے تو پی کر کوئی مستی میں نہ آئے دیکھتے رہنا کہ شیشے سے نہ شیشہ لڑ جائے
اہلِ صحبت نہ خیال اس کا کریں مشکل ہے
کہ مرے ساقیٔ گلفام کا نازک دل ہے

۳۵
مانگتے مانگتے مے ہائے یہ کیا مجھ کو ہوا مطلبِ دل ہی چلا ایسا خوشی میں آیا
ساقیٔ ماہ لقا پیاس ہے اب حد سے سوا جان کی خیر ہو مرشد کوئی پیالہ پلوا
جو ہیں ذی ہوش بتاؤں اِسے کیا جانتے ہیں
مَرَضِ کثرتِ عصیاں کی دَوا جانتے ہیں

www.emarsiya.com

۳۶

جُرعہ کیا، اس کا تو قطرہ بھی مزا دیتا ہے   یہ وہی پھول ہے جو قلب کھلا دیتا ہے
اس کا کیف، آئینۂ دیں کو جلا دیتا ہے   وہی پاتا ہے اسے، جس کو خُدا دیتا ہے
اس کے ہر گھونٹ پہ، مومن کی تصدق جاں ہے
بات ایمان کی تو یہ ہے، یہی ایماں ہے   ۳۷

اس کا رتبہ وہ سمجھتے ہیں، جو ہیں حق آگاہ   ہے یہی کوثر و تسنیم کے، ملنے کے بھی راہ
تا کُجا عرض کروں، کرتا ہوں قصہ کوتاہ   تو مجھے ساغرِ مے دے، میں کہوں بسم اللہ
وقت قسمت سے یہ پایا ہے، نہ ٹلنے دوں گا
تھا یہی عہد مرا، دستِ خدا سے لوں گا   ۳۸

پھر کہیں تاک لگاؤں، یہ نہ ہوگا مجھ سے   اِک قدم یاں سے اُٹھاؤں، یہ نہ ہوگا مجھ سے
غیر میخانے میں جاؤں، یہ نہ ہوگا مجھ سے   فرق میں وضع میں لاؤں، یہ نہ ہوگا مجھ سے
نظرِ مہر و کرم پر، تری بس جیتا ہوں
تھوڑی پاؤں کہ بہت، میں تو یہیں پیتا ہوں   ۳۹

جو ہے ہُشیار، اِسی بزم کا ہے دیوانہ   صُلحَا میں، اسی میخانے کا ہے افسانہ
صاف ہوتی ہے یہیں، دیدِ رُخِ جانانہ   بخدا، شرع پہ چلتا ہے یہیں پیمانہ
یہیں رحمت کی، دھواں دھار گھٹا آتی ہے
اسی میخانے میں، وحدت کی ہوا آتی ہے   ۴۰

قلب کا چین ہے، پینے کا مآل اے ساقی   ڈھیل کا ہے کی ہے، اب جام میں ڈھال اے ساقی
جس طرح مجھ کو دکھایا ہے، جمال اے ساقی   میری ڈوبی ہوئی کشتی بھی نکال، اے ساقی
نظرِ لُطف و عنایت کا، طلبگار ہوں میں
پار بیڑا مرا کردے، ترا میخوار ہوں میں

www.emarsiya.com

۴۱

ہو وہ مے' منہ پہ گلابی مرے رنگت آجائے نور کی' آئینۂ قلب میں صورت آجائے
دیکھ کر رند پھڑک جائیں' طبیعت آجائے معرفت ایسی بڑھے' رنگِ حقیقت آجائے
عمر سب اپنی بسر کردوں' میں حق کوشی میں
ہوش اتنا تو رہے' حد کی بھی بے ہوشی میں ۴۲

صحبتِ عام نہیں' خاص یہ میخانہ ہے یہیں حاصل مجھے' دیدِ رُخِ جانانہ ہے
بزمِ تہذیب ہے' صحبت نہیں رندانہ ہے سچ تو یہ ہے' تری مے ہے ترا پیمانہ ہے
مئے دنیا تو سمجھ میں' کبھی آنے کی نہیں
یہی پینے کی ہے' وہ منہ بھی لگانے کی نہیں ۴۳

صبحِ جنت ہے تری چاندنی' وہ ماہ ہے تو بادشا بھی تو گدا ہیں ترے' وہ شاہ ہے تو
ہادیِ شرع ہے' حق بین وحق آگاہ ہے تو بازوئے شاہِ رسالت ہے' یداللہ ہے تو
میں سمجھتا ہوں جو ساغر' تو اُٹھا دیتا ہے
یہ کوئی اور نہیں' مجھ کو خدا دیتا ہے ۴۴

یہ ہے وہ' پھول شگفتہ ہوئے جب نام لیا جس نے اس کا نہ مزا چکھا' وہ کیا خاک جیا
اسے ولیوں نے پیا ہے' اسے نبیوں نے پیا ساتھ ایماں کا مُحبّوں کے اسی نے ہے دیا
رنگ محشر میں جمائیں گے' جو پیتے تھے اسے
رستگاری وہی پائیں گے' جو پیتے تھے اسے ۴۵

چار جانب کو ہیں تحسیں کی صدائیں جو بلند مومنیں سب ہوئے' اس رنگِ بیاں سے خورسند
ساقی نامے نے' دیا لطف زیادہ ہر چند فکر اس کی ہے' رہے جاتے ہیں تلوار کے بند
رنگ غازی کی لڑائی کا' میں دکھلاتا ہوں
اپنے پھر' مطلبِ اصلی کی طرف آتا ہوں

www.emarsiya.com

۴۶

قہرِ معبود تھا، یا حُرِ جری کی صمصام　　بید کی طرح لرزتے تھے، سلح شُور تمام
نظر آتا تھا چراغِ سحری، لشکرِ شام　　پاؤں پکڑے تھی زمیں، بھاگتے کیا بدانجام
خاک بھی اُڑتی نہ تھی، خوف یہ تھا صحرا کو
بیڑیاں بن گئیں، پاؤں کی رگیں اعدا کو

۴۷

شاد ہوتی تھی، جو زخموں کا چمن دیکھتی تھی　　اور دل بڑھتا تھا، خالی جو وہ رن دیکھتی تھی
نیچی نظروں سے، لعینوں کا چلن دیکھتی تھی　　اپنے انداز، کو گھونگٹ میں دلہن دیکھتی تھی
کیوں نہ ممتاز ہو، حق جس کو سرافراز کرے
اس پری وش کو سزاوار ہے، جو ناز کرے

۴۸

پی کے خوں سُرخ ہوئی لالِ یمن کی صورت　　حالِ دل زخم سُناتے ہیں، دہن کی صورت
جس کے پہلو میں وہ آ بیٹھی، دلہن کی صورت　　پی لیا خونِ جگر، فکرِ سخن کی صورت
وقتِ پیکار، اُڑایا نہ فقط سر اُس نے
تیر جو آنے لگے کاٹ دیئے پر اُس نے

۴۹

گہہ جبینوں کی طرف جھک گئی، ابرو ہوکر　　گاہ اعدا کے دماغوں میں گئی، بُو ہوکر
لختِ دل آنکھوں سے گرنے لگے، آنسو ہوکر　　لی جگہ حلقِ عدو میں کبھی، اچھو ہو کر
تیغ کی آب نے، بے دم کیا خود بینوں کو
ہچکیاں موت کی آنے لگیں، بے دینوں کو

۵۰

ناگنی بن کے، جفا کاروں کو ڈستی ہی رہی　　واہ کیا دَم تھا، کہ ہر وار میں کستی ہی رہی
تھی عجب رنگ کی بدلی، کہ برستی ہی رہی　　سرکشوں کے لئے ہر طرح سے، پستی ہی رہی
خلق سے جان چھپا کر، اسی ہلچل میں رہے
نار میں جا کے بھی، وہ طبقۂ اسفل میں رہے

www.emarsiya.com

۵۱

برقِ شمشیر سے اُڑتے تھے شرر' چار طرف   لوٹتے پھرتے تھے میدان میں سر' چار طرف
تھے پریشان و حزیں بانیٔ شر' چار طرف   چھپتے کس جا کہ یہ تھی مثلِ نظر' چار طرف

شوم ہر چند کہ تھے' جنگ سے منہ پھیرے ہوئے
بھاگتے خاک' کہ تھی اُن کو اجل گھیرے ہوئے ۵۲

اے قلم' پھر حُرِ ذیجاہ کی پیکار دکھا   پھر دمِ جنگ' عیاں حشر کے آثار دکھا
نیزے کٹتے ہوئے' چلتی ہوئی تلوار دکھا   زورِ بازوئے جواں مرد' پھر اِک بار دکھا

صورتِ شیر' غضنفر کو جھپٹتے دیکھوں
فوجِ بزدل کے نشاں' سامنے کٹتے دیکھوں ۵۳

کیا برابر' سپہ شام کے سر گرتے تھے   خاک پر' گلشنِ ہستی کے ثمر گرتے تھے
تیغ کھا کھا کے بہم' بانیٔ شر گرتے تھے   سر اِدھر گرتے تھے اور جسم' اُدھر گرتے تھے

رنگ سب فصلِ بہاری کے' دکھائے رن میں
تیغ کے پھل نے' عجب پھول کھلائے رن میں ۵۴

دامِ آہن میں گرفتار' زرہ پوش ہوئے   سوکھ کر خار کی مانند' تن و توش ہوئے
فرد جو چرب زبانی میں تھے' خاموش ہوئے   بارِ سر جسم سے اُترا تو' سبکدوش ہوئے

دشت سے' قعرِ جہنم میں ستمگار گئے
جن کو دینار کی حسرت تھی' سوئے نار گئے ۵۵

کیا کروں تیغ' کے جوہر کے چمن کا میں بیاں   اسی گلزار کا بُلبل ہے' ہر اِک طائرِ جاں
پیٹ خالی ہی رہے' کھائے اگر سارا جہاں   تشنۂ خونِ عدو رہتی ہے' قاتل کی زباں

جان اس تیغ کے قبضے میں ہے' روحانیوں کی
اِس کے ناخن سے گرہ کھلتی ہے' پیشانیوں کی

www.emarsiya.com

٥٦

جسمِ خاکی کی اُڑادیتی ہے دم بھر میں یہ دھول   شان میں اس کے ہوا آیۂ نصرت کا نزول
جوہرِ تیغ نہیں، باغِ ظفر کے ہیں یہ پھول   اسی محراب میں سجدہ ہے، شہیدوں کا قبول
حکم ٹلتا نہیں، فرمانِ قضا کی صورت
٥٧ یہی آئینہ ہے، جس میں ہے فنا کی صورت

فَرَسِ حضرتِ حُرؑ تھا، کہ خدا کی قدرت   چلتی ہمراہ، کہاں تھی یہ ہوا کی قدرت
واہ خالق نے بھی، کیا اُس کو عطا کی قدرت   گو ہیں شاعر پہ نہیں، ہم کو ثنا کی قدرت
دل میں آتا ہے کہ، مضموں کوئی تازہ باندھیں
٥٨ آسکے جو کہ نہ بندش میں، اُسے کیا باندھیں

اِک اشارے میں، یہ تا اوجِ فلک جاتا ہے   اس طرح، جیسے یقیں آنے سے شک جاتا ہے
گر پڑے سایۂ مژگاں، تو جھجک جاتا ہے   باگ چھونے کے، تصور سے چمک جاتا ہے
مثل دنیا میں نہیں اُس کا، عجب گھوڑا ہے
٥٩ اِس کو پیشانیٔ راکب کی شکن، کوڑا ہے

خامۂ قدرتِ رب ہے، جو چلے یہ رہوار   گر پھرے یہ تو بنے، دورِ سپہرِ دوّار
گر اُڑے یال، ملائک میں کریں اس کا شُمار   گر بڑھے دستِ کریم، اس کو سمجھ لیں ہشیار
بوئے یوسف ہے، اگر مصر سے کنعاں جائے
٦٠ ہے زلیخا کی جوانی، جو اُدھر سے آئے

کیلیں اس کی جو ستارے ہیں، تو ہر نعل ہلال   اس قدر تیز روی میں، اُسے حاصل ہے کمال
کوئی خورشید کو دے، اِس کے سُموں سے جو مثال   ساعتِ وصل کی صورت سے ہو طے، ہر اِک سال
وصف اس اسپ کا، شاعر جو کریں تھوڑا ہے
سایۂ بالِ طیور، اس کے لئے کوڑا ہے

www.emarsiya.com

۶۱

نرم رفتاری جو دریا میں دکھائے یہ عقاب　　نقش پانی کا نہ بگڑے نہ شکستہ ہو حباب
عملِ نیک ہے جائے جو فلک پر یہ شتاب　　آئے اُس سمت سے تو ہے یہ عبادت کا ثواب
دمِ تحریرِ ثنا کیوں نہ ہو دشوار اس کی
اثر اعمالِ جلالی کا ہے رفتار اس کی

۶۲

ہوں خجل باغ کے طاؤس اگر بن کے چلے　　پیارا معشوق ہو معلوم اگر تن کے چلے
دیکھ کر چال چھری قلب پہ دشمن کے چلے　　رنگ واقف نہ ہو یوں سبزہ پہ گلشن کے چلے
نقرئی ساز ہے یا کاہکشاں ہے دیکھو
تختِ طاؤس صبا لے کے رواں ہے دیکھو

۶۳

رخش شاہوں کے خجل جس سے ہوں رہوار ایسا　　چوکڑی بھولیں ہرن دیکھ کے طرّار ایسا
آنکھ پڑتی ہے حسینوں کی طرحدار ایسا　　سمجھے مالک کے اشارہ کو بھی ہشیار ایسا
ابر بھی شرم سے آب آب ہو سُرعت ایسی
کس فرس میں ہے بھلا فہم و فراست ایسی

۶۴

جوڑ بند اُس کے ہیں سب نور کے سانچے میں ڈھلے　　دست و پا دیدۂ بد بیں کو بھی لگتے ہیں بھلے
سبکی کا ہے یہ عالم کہ جو گلشن میں چلے　　زرِ گل زیرِ قدم آئے تو وہ بھی نہ مَلے
گر دکھائے یہ دو رنگی تو حنا دنگ رہے
کم نہ ہو تازگی پھولوں کی وہی رنگ رہے

۶۵

صورتِ مار جو یل آئے تھے بل کھائے ہوئے　　بھاگتے پھرتے تھے سہمے ہوئے گھبرائے ہوئے
پھٹ گئے بادلوں کے ابرِ سیہ چھائے ہوئے　　قدر اَندازوں کے جاتے تھے حواس آئے ہوئے
جو کماں دار تھے وہ خوف سے تھرّاتے تھے
منہ کو کھولے ہوئے سوفار بھی چلاتے تھے

www.emarsiya.com

٦٦

جس طرف حُرِ جری، گھوڑے کو گرما کے پھرا آبِ شمشیر سے اِک آگ بھی بھڑکا کے پھرا
ابر سے ڈھالوں کے، مینہ خون کا برسا کے پھرا جو تھے بہرام انہیں گور میں پہنچا کے پھرا
تان کر نیزے، نہ اسوار نہ پیدل نکلے
سیدھے دوزخ کو روانہ ہوئے یوں بل نکلے ٦٧

قیدِ آہن میں سوئے نار زرہ پوش گئے بات تک کر نہ سکے دہر سے خاموش گئے
سوکھ کڑنے کی طرح، اہلِ تن و توش گئے قطع شانے جو ہوئے، اور سبکدوش گئے
ڈھونڈھتا قہرِ خدا، بہرِ مکافات آیا
نخلِ پندار سے، آخر یہ ثمر ہاتھ آیا ٦٨

اِک ذرا فرق نہیں اس میں، کہ سر کاٹتی ہے سنگدل دیکھتی ہے جس کو جگر کاٹتی ہے
تیر و شمشیر و سناں، گرز و تبر کاٹتی ہے دل میں ہے زیست کی امید، مگر کاٹتی ہے
کیا صفائی ہے، کہ کچھ مَیل نہیں چتون پر
خوں کا دھبّہ، کبھی رہتا ہی نہیں دامن پر ٦٩

ذبح کا رنج، نہ کچھ قتل کا اس کو ہے ملال خون پیتی ہے، مگر لُطف یہ ہے منہ نہیں لال
دل کا کیا ذکر ہے، کٹ جائے جو ہو دل میں خیال خامشی سب کا جواب ایک، کرو لاکھ سوال
کیسی سرکش ہے یہ ظالم کہ جھکی رہتی ہے
جان لے لیتی ہے، کچھ منہ سے نہیں کہتی ہے ٧٠

کون کہتا ہے کہ دلکش ہے، دل آزار نہیں بانکپن اُس میں نہیں، یا کہ طرحدار نہیں
خوبصورت نہیں، یا قتل پہ تیار نہیں اچھا خاصا کوئی معشوق ہے، تلوار نہیں
جو طلبگار ہیں، وہ نذر میں سر دیتے ہیں
شوق سے آپ گلے، اُس کو لگا لیتے ہیں

www.emarsiya.com

۷۱

سینہ سالم رہا، دل کاٹ دیا واہ ری تیغ   جان لی اور نہ معلوم ہوا، واہ ری تیغ
لہو خونخواروں کا اِک دم میں، پیا واہ ری تیغ   کوئی ٹھنڈا ہوا اور کوئی جلا، واہ ری تیغ
وہیں سیدھی گئی، جس غول میں بانکے دیکھے
۷۲ سرد و گرم اُس نے بہت سے تھے، جہاں کے دیکھے

آئی خوں بار کبھی، گاہ شرر بار چلی   کبھی اِس پار، کبھی فوج کے اُس پار چلی
ندیاں خوں کی بہاتی، جو وہ تلوار چلی   موذیوں نے یہ صدا دی، کہ ہمیں مار چلی
بے زبانی کے غم و رنج کو سہ جاتے تھے
۷۳ زخم منہ کھول کے حیران سے رہ جاتے تھے

تیغ سالم، نہ سلامت کوئی خنجر چھوڑا   نہ سپر ہاتھ میں، نے فرق پہ مغفر چھوڑا
نہ تو چار آئینہ نے، جوشن و بکتر چھوڑا   ران اسوار کی نے زین تگاور چھوڑا
برچھیاں کاٹ کے، نیزوں کی سنانیں کاٹیں
۷۴ پر خدنگوں کے کیے قطع، کمانیں کاٹیں

آبِ شمشیر نے، یہ خاک اُڑائی رن میں   دم میں کردی، صفِ اعدا کی صفائی رن میں
کیفیت حشر کی، ہر سمت دکھائی رن میں   چار سُو تھی، حُرِ غازی کی دُہائی رن میں
چھوڑ کر رن نہ فقط، ظالمِ خود سر بھاگے
۷۵ پہلوانوں کے قدم اُٹھ گئے، افسر بھاگے

تھا یہ نعرہ، کہ مِری تیغ کے جوہر دیکھے   رن میں انبار، تن و سر کے برابر دیکھے
ٹکڑے تلواروں کے، ٹوٹے ہوئے خنجر دیکھے   پُرزے ڈھالوں کے، تراشے ہوئے بکتر دیکھے
چار آئینوں کو، ہو ہو کے نہ ششدر دیکھو
ہاتھ چورنگ پہ بھی صاف ہے، آکر دیکھو

www.emarsiya.com

٧٦

دیر تک رن میں رہا، جبکہ یہ محشر برپا   بڑھ کے تب، حضرتِ عباسِ علیؑ نے یہ کہا
مرحبا اے حُرِ جاں باز، بہت خوب لڑا   دیر سے تیری ثنا کرتے ہیں، حضرت بخدا

خم جو تسلیم کو، یہ سُن کے وہ جرار ہوا
٧٧ ناگہاں سینے سے، اِک تیر جفا پار ہوا

ڈگمگانے لگا گھوڑے پہ، یہ کہہ کر وہ جواں   شکرِ صد شکر، کہ اب ہوتا ہوں شہ پر قرباں
اتنے میں اور لگا، ایک جبیں پر پیکاں   جس کے صدمے سے، نہ غازی میں رہی تاب وتواں

دم خفا ہونے لگا، ضعف سے چکّر آیا
٧٨ پھر نہ سنبھلا گیا، غش کھا کے زمیں پر آیا

گر کے حضرت کو پکارا، یہ حُرِ خوش انجام   پُشتِ مرکب سے گرا خاک پہ آقا، یہ غلام
دم لبوں پر ہے، رگیں جسم کی کھنچتی ہیں تمام   ہچکیاں دیتی ہیں، جنت کے سفر کا پیغام

بھر کے ساغر، مئے تسنیم سے لائے ہیں علیؑ
٧٩ میرے لینے کے لئے، خلد سے آئے ہیں علیؑ

دوست میرا ہے، بنِ عوسجہ، نیک سیر   دیجئے حکم، کہ خادم کی خبر لے آکر
یہ صدا پہنچی، جو تا گوشِ شہ جنّ و بشر   مُڑ کے عباسؑ سے کہنے لگے، بادیدۂ تر

پسرِ فاطمہؑ کی موت کا، پیغام آیا
٨٠ بھائی کچھ تم نے سنا، حُرِ جری کام آیا

عرض کی حضرتِ عباسؑ نے، جاتا ہے غلام   شہ نے فرمایا کہ خوش تم سے ہو، خلاقِ انام
میں بھی چلتا ہوں، کہ مہماں تھا حُرِ نیک انجام   اُٹھ گیا ہجر سے اُس کے، مرے دل کا آرام

آج سے غنچۂ خاطر، نہ کھلے گا عباسؑ
دوست ایسا نہ مِلا ہے، نہ ملے گا عباسؑ

www.emarsiya.com

۸۱

کہہ کے یہ جانبِ مقتل شہِ ابرار چلے ساتھ حضرت کے رفیقانِ خوش اطوار چلے
رایتِ شیرِ خدا لے کے علمدار چلے باپ کے ساتھ علی اکبرؑ جرار چلے
شہِ دیں مدح ہر اِک گام پہ فرماتے تھے
۸۲ ہاتھ ملتے ہوئے سب حُر کے لئے جاتے تھے

جس جگہ نزع کی حالت میں وہ تھا نیک شیم پہنچے روتے ہوئے آخر کو وہاں شاہِ اُمم
جا کے دیکھا جو اُسے عازمِ اقلیمِ عدم یک بیک قلب پہ حضرت کے گرا کوہِ الم
غش کے عالم میں غریبوں کا مددگار ملا
۸۳ میہماں چند نفس کا حُرِ جرار ملا

بیٹھ کر حُر کے سرہانے شہِ دیں نے یہ کہا کچھ تو اے دوست بیاں کر کہ ترا حال ہے کیا
کیا کہوں تیری جدائی کا قلق ہے کیسا آنکھ تو کھول کہ دل سینے میں ٹھہرے میرا
راحتِ جانِ رسول الثقلین آیا ہے
۸۴ بھائی کچھ بات تو کرلے کہ حسینؑ آیا ہے

جانِ شیریں مِری نصرت میں گنوائی تو نے ہو کے مہماں مِرا تکلیف اٹھائی تو نے
راحت اِک آن مِرے گھر میں نہ پائی تو نے کی مدد میری بُرے وقت میں بھائی تو نے
مجھ سے پہلے مری نصرت میں گزرتے اے حُر
۸۵ مجتبیٰ ہوتے تو وہ بھی یہی کرتے اے حُرؒ

کم نہیں بوذر و سلماں سے جلالت تیری کوئی پوچھے مرے انصار سے عزت تیری
شاہدِ قُربِ الٰہی ہے شہادت تیری کس کو کونین میں حاصل ہوئی رفعت تیری
پیشوائی کو تری شیرِ خدا آئے ہیں
تیرے لینے کو رسولؐ دوسرا آئے ہیں

www.emarsiya.com

۸۶

کہہ کے یہ اور قریب آئے شہِ جنّ و بشر حُر کے چہرہ کا لہو پونچھ کے با دیدۂ تر
اپنے زانو پہ رکھا پیار سے جانباز کا سر دیکھ کر دیدۂ خوں بار کہا بارِ دگر

ہم ترے چہرہ پہ کرتے ہیں نظر اے بھائی
دیکھ لے تو بھی ہمیں وقتِ سفر اے بھائی

۸۷

بُوگلِ باغِ رسالت کی جو حُر نے پائی کھول دی آنکھ نظر شاہ کی صورت آئی
شہ نے فرمایا کہ کیا حال ہے اے شیدائی دیر سے بیٹھے ہیں ہم تیرے سرہانے بھائی

شور فریاد کا ہے اہلِ حرم میں اے حُر
رفقا میرے ہیں گریاں ترے غم میں اے حُر

۸۸

آنکھ کیوں بند ہوئی جاتی ہے تیری ہر بار کیا گزرتی ہے دلِ زار پہ کچھ کر اظہار
عرض کی حُر نے کہ اے بادشہِ عرش وقار نظر آتا ہے مجھے خُلدِ بریں کا گلزار

جام کوثر کے بصد ناز دکھاتی ہیں مجھے
حوریں جنت میں اشاروں سے بُلاتی ہیں مجھے

۸۹

آپ کی بندہ نوازی پہ فدا ہو یہ غلام سر کہاں میرا کہاں زانوئے سُلطانِ انام
سخت شرمندہ ہوں اے بادشہِ عرشِ مقام کیوں پکارا تھا میں لے کر شہ والا کا نام

بر طرف ہوگی نہ ہرگز یہ ندامت آقا
ہائے کیوں دھوپ میں دی آپ کو زحمت آقا

۹۰

کہہ کے یہ حُر نے کیا قصد کہ بیٹھے اُٹھ کر شہ نے فرمایا سبب کیا تو یہ بولا صفدر
واں نظر آتے ہیں مولا مجھے افلاک کے در رونق افروز ہوا چاہتے ہیں پیغمبر

ساتھ میں قدسیوں کی فوج ہے بے حد مولا
آپ کے جدِّ گرامی کی ہے آمد مولا

www.emarsiya.com

۹۱
کہہ کے یہ ساتھ ہی اِس کے حُرِ غازی نے کہا　لیجئے آگئی نزدیک سواری مولا
آنکھ اب بند ہوئی جاتی ہے میری آقا　قدمِ پاک پہ رکھ دیجئے سرفدوی کا
اب محل دیر کا باقی نہیں مولا کہئے
جو مرے باب میں نانا سے ہو کہنا کہئے

۹۲
کہہ رہا تھا ابھی شہ سے یہ حُرِ نیک سیر　کہ بدلنے لگے ناگاہ جری کے تیور
چشم پُر آب عَرَق سے ہوئی پیشانی تر　دست و پا کھنچنے لگے حال ہوا کچھ ابتر
لے کے انگڑائی سوئے خُلد گیا تھرّا کے
سر رہا زانوئے اقدس پہ شہ والا کے

۹۳
منہ لگے دیکھنے عباسؑ کا سلطانِ اُمم　ہائے حُر کہہ کے لگے کرنے جری کا ماتم
رفقا بیٹھ گئے خاک پہ با دیدۂ نم　عرض کی سب نے کہ اے پشت و پناہِ عالم
حق کی تائید میں اس شیر نے جانبازی کی
لاش میدان سے لے چلئے حُرِ غازی کی

۹۴
سُن کے یہ عرض رفیقوں کی کھڑے ہوگئے شاہ　لب پہ نالہ تھا کبھی اور کبھی اِنّا لِلّٰہ
لاش ہمراہ لئے حُر کی امامِ ذی جاہ　لاشۂ عبد کی سمت آئے بہ دردِ جانکاہ
مڑ کے بھائی سے کہا قدر بڑھائیں اُس کی
حکم اکبرؑ کو دیا لاش اُٹھائیں اُس کی

۹۵
جمع اس بزم میں ہیں سب شہِ والا کے غلام　دل میں سوچیں تو کہ کیسا یہ غضب کا ہے مقام
لاش اسود کی تو فرزند سے اُٹھوائیں امام　اُن کے لاشے پہ یہ بیداد کرے لشکرِ شام
خاک میں خون میں آلودہ سرِ خاک رہے
تین دن دھوپ میں عریاں تنِ صد چاک رہے

www.emarsiya.com

۹۶
دفن فوجِ عمر سعد کے ہوں سب مقتول وائے تقدیر کہ پائے نہ کفن ابنِ رسولؑ
جشنِ شادی میں ہو سرکردۂ لشکر مشغول نکلے عصمت کدہ سے خاک بسر بنتِ بتولؑ
منہ چھپائے ہوئے بالوں سے نبیؐ کی عترت
جائے کوفہ میں رسولِ عربی کی عترت

۹۷
سچ تو یہ ہے کہ عجب مرتبہ حُر نے پایا لاش آغوش میں دلبندِ پیمبرؐ لایا
جا کے ہمشیر سے خیمہ میں یہی فرمایا میرا عاشق مِرا مہمان مِرے کام آیا
تم کرو اس کی عزا گھر میں بپا اے زینبؑ
اِس کو رووگی تو خوش ہوگا خُدا اے زینبؑ

۹۸
عرض کی زینبؑ مضطر نے کہ اے بھائی جاں یہ تصدق ہوا حضرت پہ میں اس پر قرباں
ملتے ہیں ایسے وفادار زمانے میں کہاں بھوکا پیاسا گیا دنیا سے ہمارا مہماں
ہاں بغیر اس کی عزا کے نہ رہوں گی بھائی
بھائی رونے میں مگر میں نہ کہوں گی بھائی

۹۹
آپ کے دم سے ہے سرسبز نبیؐ کا بُستاں آپ سے دہر میں ہے رونقِ دین و ایماں
آپ ہیں مہرِ عرب آپ سے روشن ہے جہاں گر نہ ہوں آپ تو ہم لوگوں کا ہے کون یہاں
پھر کہا رو کے کہ آفت سے بچانا یارب
میرے ماں جائے کا دشمن ہے زمانا یارب

۱۰۰
واہ کیا رتبۂ عالی حُرِ ذیشاں کو ملا روئی مادر کی طرح سے اُسے بنتِ زہراؑ
ہائے کیسی ہے مگر حسرت و افسوس کی جا رونے والا کوئی شبیرؑ کے لاشے پہ نہ تھا
ظلم جو ہوتا تھا رانڈوں پہ نیا ہوتا تھا
منع کرتے تھے ستم گر جو کوئی روتا تھا

www.emarsiya.com

۱۰۱

متواتر یہ کتابوں میں ہے مرقوم خبر　لُٹ چکے جب حرمِ پاکِ شہِ جنّ و بشر
خیموں میں ظالموں نے آگ لگادی آکر　جل گئی مسندِ پُر نورِ نبیؐ و حیدرؑ
فرشِ زرّیں پہ وہاں اہلِ ستم بیٹھے تھے
سر کُھلے خاک پہ یاں، اہلِ حرم بیٹھے تھے ۱۰۲

جشن کی لشکرِ کفّار میں تھی، تیاری　بیبیاں کرتی تھیں، شبّیرؑ کے غم میں زاری
ایک سے ایک گلے ملتا تھا، واں ہر ناری　آہ و زاری میں حرم کو تھی اِدھر بیزاری
تہنیت کا تھا کہیں غُل کہیں شورِ غم تھا
قتلِ سیّد کی وہاں عید تھی، یاں ماتم تھا ۱۰۳

اسی عالم میں چُھپا مہرِ فلک، ہوگئی شام　فوجِ کفّار میں ہونے لگی تقسیمِ طعام
عمرِ سعد سے کہنے لگے سردار تمام　تیرے کہنے سے مٹا پنجتنِ پاک کا نام
تیرے ایما سے حرم کا زروزیور لوٹا
تیرے ہی حکم سے سیّد کا بھرا گھر لوٹا ۱۰۴

خواہرِ حضرت شبیر کی چھینی چادر　کان سے دخترِ سرور کے اُتارے گوہر
پھونک دی مسندِ پُرنورِ شہِ جنّ و بشر　رسّیاں بیبیوں کے ہاتھ میں باندھیں کس کر
خاک پر رانڈوں کو جنگل میں بٹھایا ہم نے
طوق بیمار کی گردن میں پنہایا ہم نے ۱۰۵

تو نے جو حکم دیا آج وہی ہم نے کیا　پر یہ حیرت ہے کہ اس پر بھی ترا دل نہ بھرا
یاں تری فوج میں ہے دیر سے تقسیمِ غذا　تین دن سے ہے وہاں اہلِ حرم کو فاقا
رحم بچّوں پہ بھی تجھ کو نہیں آتا ظالم
یہ ستم ہم سے تو دیکھا نہیں جاتا ظالم

www.emarsiya.com

۱۰۶
ہے یہ دستور زمانے سے جو کرتا ہے سفر   پُرسا سب دیتے ہیں اُس کے ورثا کو جاکر
حاضری بھیجتے ہیں اُن کے لئے پکوا کر   فاقہ تڑواتے ہیں پھر آپ اُنہیں سمجھا کر
پھر گیا ہائے غریبوں سے زمانا کیسا
یاں دلاسا ہے نہ تسکین ہے، کھانا کیسا

۱۰۷
آج بھی آلِ نبیؐ کا جو نہ ٹوٹا فاقا   تیرے لشکر میں کوئی شخص نہ کھائے گا غذا
پسرِ سعد نے سُن کر یہ بیاں اُن سے کیا   حاضری بھیجنے میں مجھ کو وہاں عذر ہے کیا
سب تو اعدا ہیں، کسے فوج میں تمیز کریں
کون لے جائے گا کھانا کسے تجویز کریں

۱۰۸
ایک سالار نے سردار سے کی یہ گفتار   شمر تو زوجۂ عباسؑ کا ہے رشتہ دار
حاضری ثانیِ جعفر کی کرے وہ تیار   شمر بولا کہ نہ جاؤں گا وہاں میں زنہار
شرم آئے گی مجھے فاطمہؑ کی جائی سے
مار کر دُرّے چھڑایا ہے اُسے بھائی سے

۱۰۹
عمرِ سعد نے ایک ایک سے لشکر میں کہا   پر وہاں جانے کا اقرار کسی نے نہ کیا
اُٹھ کے تب ایک جواں اپنی جگہ سے بولا   زوجۂ حُرِ جری کو ہے یہ خدمت زیبا
حاضری لے کے ہے جانا وہاں بہتر اُس کا
فدیۂ حضرتِ شبیرؑ ہے شوہر اُس کا

۱۱۰
حاضری لے کے چلی زوجۂ حُرِ صفدر   سُن کے آہٹ کو ڈرے یاں حرمِ پیغمبرؐ
یعنی پھر آئے ستانے کے لئے اہلِ شر   دور سے اُس نے یہ آواز دی تب رو رو کر
بی بی زینبؑ ہیں کہاں پُرسے کو آئی ہوں میں
حاضری اکبرؑ و عباسؑ کی لائی ہوں میں

www.emarsiya.com

۱۱۱

رو کے زینبؑ نے ندا دی کہ بہن کون ہو تم　　یہ کرم تو ہے قیامت کہ مرے ہوش ہیں گم
چھپ چکے خاک میں دن کو مرے سارے انجم　　موتیوں کے لئے آنکھوں سے رواں ہیں قلزم
گر یتیموں سے بھی چھوٹوں تو نتیجہ کیا ہو
۱۱۲ زہر ملوا کے نہ بچوں کے لئے بھیجا ہو

بولی وہ کچھ مرے دشمن نہیں حاکم کے عزیز　　آپ کے حُرِ دلاور کی ہے لونڈی یہ کنیز
جو مُضر ہوئے تمھیں لاؤں گی میں ایسی چیز　　آپ ہیں آلِ نبیؐ اتنی ہے لونڈی کو تمیز
لونڈی زہراؑ کی ہوں اور آپ کی شیدائی ہوں
۱۱۳ مصلحت کچھ ہے جو اس سمت نہیں آئی ہوں

پاس بٹھلا کے یہ تب حضرتِ زینبؑ نے کہا　　یہ کہو بی بی کہ تم ہو مرے حُر کی زوجہ
لو ردا منہ پہ رکھو دیتی ہوں حُر کا پُرسہ　　اُس نے شرما کے کہا آپ کی الفت کے فدا
ڈھانپئے منہ شہِ دلگیر کا پُرسا دے لوں
۱۱۴ پہلے میں حضرتِ شبّیرؑ کا پُرسا دے لوں

پیٹ کر سر کو یہ تب حضرتِ زینبؑ نے کہا　　ہائے قسمت مجھے کس حال سے تو نے دیکھا
کیسے منہ ڈھانپوں کہ سر پر ہے نہ مقنع نہ ردا　　رو کے وہ بولی کہ لِلّٰہ کرو نوش غذا
بولی وہ فاقوں سے یاں کھانے کی عادت نہ رہی
۱۱۵ کھائے وہ داغ کہ کچھ کھانے کی حاجت نہ رہی

بزمؔ خاموش کہ مجلس کو بہت طول ہوا　　خوب مہمان کا سب نے دیا شہ کو پُرسا
اب یہ کر عرض کہ اے سبطِ رسولؐ دوسرا　　مجھ کو ایماں ہو عطا کیجئے یہ حق سے دُعا
اپنے روضے پہ بُلا لیجئے مولا مجھ کو
اپنے دربار میں جا دیجئے مولا مجھ کو

www.emarsiya.com